مدیر کے نام

مولانا عبدالمالک، لاہور

سلیم الدین احمد صاحب (مدیر کے نام، ستمبر ۹۷) نے میرا جواب غور سے نہیں پڑھا۔ یہ سوال کافروں سے ہی متعلق ہے۔ سیاق و سباق سے بالکل واضح ہے۔ نہ مولانا مودودیؒ نے یہ لکھا ہے، نہ کوئی مفسر یہ لکھ سکتا ہے کہ یہ سوال مسلمانوں سے متعلق ہے۔ اصول فقہ کی کتب میں ضابطہ لکھا ہوا ہے کہ کفار تمام احکامات، نماز، روزہ وغیرہ کے مخاطب بالفروع ہیں۔ تفہیم القرآن کے جملے ہی اگر وہ غور سے پڑھ لیتے تو ان پر واضح ہو جاتا۔ درحقیقت جس طرح مومن کو جنت میں ایمان پر الگ جزا ہوگی اور اعمال صالحہ پر الگ، اسی طرح کفار کو کفر کی سزا الگ ملے گی اور شریعت کو ترک کرنے، نماز ترک کرنے، مسکینوں کو کھانا نہ کھلانے پر الگ۔ کفر کی مختلف انواع ہیں۔ ہر نوع پر الگ سزا ملے گی۔ دین پر نکتہ چینی کی الگ، قیامت کی تکذیب کی الگ۔ سزاؤں میں جرائم کی نوعیت کے لحاظ سے کمی بیشی ہوگی۔ واللہ اعلم!

پروفیسر عبدالجبار شاکر، لاہور

کلامی مسائل میں مولانا مودودی کا مسلک (ستمبر ۹۷) موضوع کے تعارف کی حد تک ایک اچھا مضمون ہے مگر اس میں عصری موضوعات پر سید مودودی علیہ الرحمہ کی متکلمانہ شان اور مقام پر کماحقہ گفتگو نہیں کی گئی۔ عصری مسائل میں خواہ وہ تہذیبی ہوں یا عمرانی، معاشی ہوں یا معاشرتی، سیاسی ہوں یا عدالتی، سید مودودی کے اسلوب اور استدلال کا ایک خاص مزاج ہے۔ انھوں نے کتاب و سنت میں ان موضوعات کی اصولی تعلیمات سے جو استدلال اور استخراج کیا ہے، یہی دراصل ان کی متکلمانہ صلاحیتوں کا بھرپور ادراک ہے۔ بیسویں صدی میں اسلامی ریاست کی ہیئت، تنظیم اور تشکیل کے ضمن میں ان کے مباحث خصوصیت سے ان کی متکلمانہ فکر کا اعجاز ہیں۔ فاضل مضمون نگار نے "مودودیات" کے دائرے میں ایک نئی جہت کو متعارف کرایا ہے جسے مزید پختہ کرنے اور نکھارنے کی ضرورت ہے۔

حبیب الرحمٰن قریشی، کراچی

ڈاکٹر عبدالحق انصاری لائق تحسین ہیں کہ انھوں نے اپنے وسیع مطالعے کی بنیاد پر کلامی مسائل میں مولانا مودودی کے مسلک کی بہترین ترجمانی کی ہے، تاہم مابعد الطبیعیاتی امور میں کانٹ اور امریکی فلسفے کے مقابل رکھ کر عقل کی خامہ فرسائیوں کو مہمیز دینا، مولانا مودودی کی تحسین نہیں ہے کیونکہ قرآن و حدیث نے خود ایسے تمام مابعد الطبیعیاتی نظریات کے رد و قبول کی رہنمائی کی ہے کہ ان سے کون سے عملی مسائل حل ہوتے ہیں اور ان کے اثرات زندگی پر کیسے مرتب ہوتے ہیں۔